www.KitaboSunnat.com

انسائیکلوپیڈیا آف قرآن

پروفیسر عبد الحفیظ صاحب
پروفیسر ظفر اقبال صاحب
پروفیسر محمد اسرائیل صاحب

ترجمان القرآن

نواب صدیق حسن خانؒ

بعض علماء نے کہا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس کا قرآنِ مجید سے اخذ کرنا ناممکن ہو۔ مگر یہ وہ کر سکتا ہے جسے اللہ نے سمجھ دی۔ یہاں تک کہ بعض اہلِ علم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر (۶۳) برس سورۂ منافقین کی اس آیت سے اخذ کی۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا[۱]

اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا۔

یہ آیت سورۂ ۶۳ کی آخری آیت ہے اس کے بعد تغابن ہے۔ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مفقود ہونے پر افسوس ظاہر ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید میں اوّلین و آخرین کے سب علوم جمع ہیں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے ان علوم کی حقیقت کا احاطہ کوئی نہیں کر سکتا، یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، وہ بھی، اس علم کو نہیں جانتے جو اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ آپؐ کے بعد سب سے زیادہ علمِ قرآن سادات صحابہؓ رکھتے تھے۔ جیسے خلفاء اربعہؓ، ابن مسعودؓ، ابنِ عباسؓ وغیرہم۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا: کہ اُونٹ کے پاؤں باندھنے کی اگر ایک رسی بھی گم ہوجائے تو میں اُسے کتاب اللہ میں پالوں گا، پھر وہ علم صحابہؓ سے تابعینؒ کی وراثت میں آیا۔ پھر ہمتیں گھٹ گئیں، عزمتیں سست پڑ گئیں، امنگ جاتی رہی، اہلِ علم کم ہو گئے۔ ان علوم کا جو بوجھ صحابہؓ، تابعینؒ نے اٹھایا تھا وہ نہ اٹھا سکے انھوں نے علم کو کئی قسموں میں تقسیم کر دیا۔ ہر گروہ ایک فن کے ساتھ متعلق ہوا۔ کسی نے ضبطِ لغات، تحریرِ کلمات، معرفتِ مخارج حروف، شناخت عددِ کلمات آیات، سُوَر، اجزاء، انصاف و ارباع، عددِ سجدات، تعلیم اشارہ آیات، حصر

[۱] المنافقون: ۱۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمات، متشابہ اور متماثلہ آیات کی طرف توجہ کی، معانی و مطالب سے کوئی سروکار نہ رکھا اور نہ تدبیر سے کچھ واسطہ، ان لوگوں کو قراء کہتے ہیں، کسی نے یہ کیا کہ اسماء و افعال، حروفِ عاملہ و غیر عاملہ اور معرب و مبنی سے بحث کی، اسماء و توابع اسماء میں خوب دل کھول کر بحث کی، اقسامِ افعال، لازم و متعدی، رسومِ خطِ کلمات اور ان کے جملہ متعلقات کو وسعت سے بیان کیا۔ پھر کسی نے ان میں سے مشکل الفاظ پر اعراب لگائے۔ کسی نے ہر ایک کلمے کو معرب کر دکھایا۔ مفسرین الفاظ کی بحث میں منہمک ہو گئے، کوئی لفظ ایک معنی پر دال ہے۔ کوئی لفظ دو معنی پر کوئی دو سے بھی زیادہ پر، پہلے لفظ کو اس کے حکم پر رکھا، خفی کے معنی ظاہر کئے محتملات کی ترجیح میں کھو گئے۔ یعنی جس کے دو یا زیادہ معنی تھے ان میں ایک کو راجح دوسرے کو مرجوح بتانے لگے۔ ہر ایک نے اپنی فکر سے کام لیا۔ جدھر نظر گئی اسی کے مطابق کیا۔ اہل اصول و کلام اٹھے تو انہوں نے ادلہ عقلیہ، شواہد اصلیہ و نظریہ کے بیان کا ذمہ لیا۔ جیسے آیت:

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا (الأنبیآء: ۲۲)

اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔

اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، وجود و بقاء، قِدم و قدرت اور علم و تنزیہہ پر بہت سے دلائل برآمد کئے، بہت سی حجتیں قائم کیں۔ اس علم کا نام اصولِ دین ٹھہرا۔ ایک گروہ نے معانی خطاب میں غور کیا، کسی کو مقتضائے عموم اور کسی کو مقتضائے خصوص قرار دیا۔ اس سے حقیقت و مجازِ لغات کے احکام نکالے، تخصیص و اضمار نص و ظاہر، مجمل، محکم و متشابہ، امر و نہی اور نسخ وغیرہ میں گفتگو کی انواعِ قیاسات استصحاب حال اور استقراء تمثیل کو حل کیا۔ اس فن کا نام اصولِ فقہ ہوا۔ ایک گروہ نے اپنی نظرِ صحیح اور فکرِ صادق سے کام لیا، حلال و حرام اور تمام دوسرے احکام میں غور کیا، احکام کے اصول و فروع بنائے، قولِ مفصل و مبسوط لکھا، اس کا نام علمِ فروع اور فقہ ٹھہرا۔ ایک گروہ نے یہ کیا کہ سارے قصص قرونِ سابقہ اور امم خالیہ کو چھان ڈالا۔ اخبار کو نقل، آثار کو مدون اور وقائع کو ضبط کیا۔ دنیا کے آغاز میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولین اشیاء کا ذکر نکالا، یہ فن علم تاریخ وقصص سے موسوم ہوا۔ کچھ لوگ اٹھے انھوں نے تمام ایسے حکم و امثال اور مواعظ کو جمع کیا۔ جن سے دل دہل جائیں اور پہاڑ پھٹ پڑیں۔ وعدہ وعید، تحذیر و تبشیر، ذکرِ موت، معاد، حشر و نشر، حساب وکتاب، اعقاب و ثواب، اور جنت و نار کو جمع کیا۔ مواعظ کے فصول اور زواجر کے اصول مقرر کیے۔ یہ لوگ واعظین و خطبا کہلائے۔ ایک اور قوم اٹھی اس نے تعبیر خواب کے اصول اخذ کئے یوسفؑ کے قصّے میں سات موٹی گایوں کا ذکر آیا ہے۔ دو قیدیوں نے خواب دیکھا تھا، چاند، سورج، ستاروں نے سجدہ کیا تھا، انہوں نے اس قسم کی آیات سے اس فن کو اخذ کر کے اس کا نام "تعبیرِ رؤیا" رکھا۔ ہر خواب کی تفسیر قرآن سے برآمد کی، جہاں قرآن سے نہ ملی وہاں سنت سے اخذ کی، کیونکہ سنت کتاب اللہ کی شارح ہے۔ پھر اگر سنّت سے بھی تعبیر ہاتھ نہ لگی تو حکم و امثال سے اخذ کی، پھر عوام کی بول چال، عادات و اطوار اور اصطلاحات پر نظر ڈالی، اس سے بھی کچھ لے لیا۔ ایک دوسری قوم آئی جس نے آیتِ میراث سے ورثاء اور ان کے حصّوں کا حساب لگایا۔ اس علم کا نام علم فرائض رکھا۔ نصف، ایک تہائی، ایک چوتھائی اور اس طرح حصے مقرر کئے۔ فرائض کا حساب، عول کے مسائل درست کئے اور وصیتوں کے احکام مرتب کئے۔ ایک دوسری جماعت کھڑی ہوئی۔ اس نے یہ کام کیا کہ اللہ تعالےٰ کی حکمتِ وشن پر جتنے دلائل تھے۔ مثلاً رات دن، چاند سورج، منازلِ قمر، نجوم و بروج ان سب کو جمع کیا اور اس کا نام "علم مواقیت" رکھا۔ شعراء و ادباء آئے انہوں نے اپنی ساری توجہ، طرفِ جزالت، لفظ ابداع، نظم وحسن، سیاق و مبادی، مقاطع، مخالص، تلوین خطاب اور اطناب و ایجازِ کلام پر صرف کر دی۔ معانی، بیان اور بدیع کا استنباط کیا، اربابِ اشارات و اصحابِ حقیقت نے اپنی نظر الگ دوڑائی، کتاب اللہ کے جو معانی و دقائق ان پر کھلے انہوں نے ان کو اپنا غلام بنا کر فناء وبقاء، حضور و خوف ہیبت و اُنس، وحشت اور قبض و بسط جیسی اصطلاحات قائم کیں۔

ف: یہ ان فنون کا بیان ہے جن کو ملّتِ اسلامیہ نے قرآنِ پاک سے اخذ کیا ہے۔ ان فنون کے علاوہ اور بھی بہت سے علوم ہیں جن پر قرآنِ عظیم مشتمل ہے، جیسے علم طب، ہیئت، ہندسہ، مناظرہ، جبر و مقابلہ اور علمِ نجوم وغیرہ، طب کا دارو مدار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفظِ نظامِ صحت اور استحکام قوت پر ہے۔ یہ امور عتدالِ مزاج سے متضاد کیفیات کے عمل سے حاصل ہوتے ہیں۔

کتاب اللہ کی ایک آیت ان سب کو جامع ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝

بلکہ اعتدال کے ساتھ، نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم، الفرقان: ۶۷)

پھر یہ بات جاننی چاہیے کہ بیماری کے بعد بدن میں صحت اور شفاء کا اعادہ کس چیز سے ہوتا ہے، یہ بات اس آیت سے معلوم ہوئی:

"شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"

(جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفاء ہے، النحل: ۶۹)

پھر جسمانی طب پر طبِ قلبی کا اضافہ کر دیا، فرمایا:

"وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ"

(اور دلوں کی بیماریوں کی شفا ہے، یونس: ۵۷)

ہیئت کا علم ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ جس میں ملکوت وسماوات والارض کا بیان ہے اور مخلوقات کے عالمِ علوی وسفلی میں پھیلانے کا ذکر ہے۔

ہندسہ کا قاعدہ آیتِ کریمہ:

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝

(یعنی) اس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ، المرسلات: ۳۰، ۳۱)

اس میں قاعدہ ہندسیہ کی وضاحت یہ کہ شکلِ مثلث کے لیے سایہ نہیں ہوتا۔ علاوہ اس کے مناظرہ کے براہین ودلائل، مقدمات ونتائج وغیرہ اشیاء پر کتاب اللہ کی بہت سی آیات مشتمل ہیں۔ اس میں حضرت ابراہیمؑ کا مناظرہ بہت بڑی اور قدیم بنیاد ہے۔ جبر ومقابلہ کی یہ صورت ہے کہ شروع سورتوں میں گزشتہ امتوں کی تاریخ کا ذکر آیا ہے، ان کے عروج وزوال کے اسباب بیان کئے گئے ہیں، اس میں بقائے ملتِ اسلامیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا کی مدت کتنی گزری اور کتنی موجود ہے، کا ذکر بھی ہے۔ یہ سارے حالات بعض کو بعض سے ضرب دینے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ علمِ نجوم اس قول میں ہے:

أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

(یا علم (انبیاءؑ میں) سے کچھ منقول) چلا آتا ہو ، الاحقاف: ۴)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس آیت کی اسی طرح تفسیر کی ہے۔ بعض نے کہا: اس سے مراد اسنادِ علمِ حدیث ہے۔ اس آیت کو اگر دونوں علوم کی دلیل اور بنیاد ٹھہرا لیا جائے۔ تو کوئی مانع نہیں۔ قرآنِ مجید سے اتباعِ سنت اور ردِّ تقلید کا حکم جگہ جگہ سے نکلتا ہے، اس آیت سے سلسلۂ اسناد کا علم ہونا بھی ثابت ہوا، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.....

ف: قرآن پاک میں جس طرح جملہ علوم و فنون کے اصول موجود ہیں۔ اسی طرح صنائع اور اسمائے آلات کے اصول بھی، جن کی ضرورت ہوتی ہے، مذکور ہیں۔ ان صنائع میں سے ایک درزی کا کام ہے۔ دلیل یہ آیت ہے:

"وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ط"

(اور وہ بہشت کے (درختوں کے) پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر چپکانے اور (ستر چھپانے) لگے ، الاعراف: ۲۲)

اس آیت سے جوتے گانٹھنے کا فن بھی نکلتا ہے۔ عربی میں جوتے گانٹھنے کو "خصف" کہتے ہیں۔ آہن گری یعنی لوہے کا فن اس آیت سے ماخوذ ہے:

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ

(تو تم لوہے کے (بڑے بڑے) تختے لاؤ، الکہف: ۹۶)

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ۔

(اور ہم نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا ، سبا: ۱۰)

معماری کے کام متعلق بھی بہت سی آیتیں ہیں مثلاً:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ ط

(اور آسمانوں کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا ، الذٰریٰت: ۴۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکڑی کے کام کا ذکر اس آیت میں ہے :

"أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ"

(کہ ہمارے حکم سے کشتی بناؤ "، المومنون : ۲۷)

سوت کاتنے کا ذکر اس آیت میں ہے :

"نَقَضَتْ غَزْلَهَا"

(جس نے محنت سے سوت کاتا ، النحل : ۹۲)

"نسیج" یعنی جولاہے کے فن کا ذکر اس آیت میں ہے ۔

"كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا" (العنکبوت : ۴۱)

(ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے)

کھیتی باڑی کا ذکر :

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ

(بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو ، الواقعہ : ۶۳)

اس آیت کے علاوہ اور بھی بہت سی آیتوں میں ہے ۔ تشکا کھیلنے کا ذکر بھی کئی آیتوں میں آتا ہے ۔

غوطہ مارنے کا ذکر : كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ اور تَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۔" کی آیت میں ہے ۔

(یہ سب عمارتیں بنانے والے اور غوطہ مارنے والے تھے[1] اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے تم پہنتے ہو ، النحل : ۱۴)

سنارے کا کام آیت :

"وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ"

(اور قوم موسیٰ نے موسیٰ کے بعد اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنا لیا (وہ ایک جسم تھا) جس میں سے بیل کی آواز نکلتی تھی ، الأعراف : ۱۴۸) میں موجود ہے ۔

شیشہ سازی اور آلات شیشہ کا ذکر آیت :

[1] ص : ۳۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ط

(یہ ایسا محل ہے جس کے (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں، النمل : ۴۴)

اور آیت :

اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ

(چراغ ایک قندیل میں ہے ، النور : ۳۵)

میں موجود ہے۔

خشت سازی کا ذکر آیت :

فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ

(اے ہامان میرے لیے گارے کو آگ لگا کر (اینٹیں پکا)، القصص ۳۸)

میں موجود ہے۔ ملاحی وتیراکی کا ذکر آیت :

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ

((کہ وہ جو) کشتی تھی، غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت کر کے یعنی کشتیاں چلا کر گزارہ) کرتے تھے، الکہف : ۷۹)

میں ہے۔ کتابت کا ذکر :

"عَلَّمَ بِالْقَلَمِ"

(قلم کے ذریعے سے علم سکھایا، العلق : ۴)

کے علاوہ اور بھی بہت سی آیتوں میں ہے۔ روٹی پکانا اور آٹا گوندھنے کا ذکر :

أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا

(کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں ، یوسف : ۳۶)

میں ہے۔ باورچی کے فن کا ذکر آیت :

"أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ"

(کہ (ابراہیمؑ) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ، ہود : ۶۹)

میں وارد ہوا ہے۔ دھوبی کے فن کا ذکر :

"وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ"

(اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو ، المدثر : ۴) اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

(حواری بولے ، آلِ عمران : ۵۲)

میں ہے - یہ حواری دھوبی تھے . قصاب کے کام کا ذکر :

اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ

مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو (المائدۃ : ۳)

میں ہے - تجارت کا ذکر قرآنِ مجید کی بہت سی آیتوں میں ہے - رنگ ریزی کا ذکر آیت :

صِبْغَةَ اللّٰهِ : اور

(کہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) البقرۃ : ۱۳۸)

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا -

(اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگوں کے قطعات ہیں ، فاطر : ۲۷)

میں ہے - سنگ تراشی کا ذکر :

"وَتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا"

(اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو ، الأعراف : ۷۴)

میں ہے - اوزان اور میزان کا کام بہت سی آیتوں میں ہے - فنِ تیر اندازی کا ذکر :

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

(اور (اے محمدؐ) جس وقت تو نے کنکریاں پھینکیں تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکیں تھیں - انفال : ۱۷)

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

(اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے مستعد رہو : انفال ۶۰)

حدیث میں قُوَّۃ کی تفسیر گو تیر اندازی آئی ہے ، مگر لفظ عام ہے ، ہر طرح کے فن سپاہ گری کو بھی شامل ہے - جیسے کہ غلیلہ مارنا ، بندوق چلانا ، توپ داغنا ، اس میں تیر اندازی بھی بطریقِ اولیٰ شامل رہے گی - اسی طرح اسمائے آلاتِ ضروب ، ماکولات مشروبات ، منکوحات اور کائنات کے تمام وقائع جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اس آیت کے معنی کو ثابت کرتے ہیں :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ۱۵

www.KitaboSunnat.com

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ "

(ہم نے کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی نہیں کی (الانعام: ۳۸)

امام سیوطیؒ نے کہا: مُرسی کا کلام یہاں ختم ہوا۔ اس کلام میں ذکر کفش دوزی (جوتے بنانے) اور علمِ اسنادِ حدیث کا کلام امام سیوطیؒ پر بھی بڑھا دیا گیا ہے اسی طرح آیت کریمہ:

وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

(اور اُن پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ، الاسراء: ۶۴)

سے اقسامِ لشکر اور ان کے انتظام کا فن ثابت ہوتا ہے اور آیۂ کریمہ:

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

(اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں، النحل: ۸)

میں سارے جدید صنائع داخل ہیں جو قیامت تک دنیا میں ظہور پذیر ہوں گے۔ غرضیکہ جو شخص قرآن مجید میں جب اور جس قدر غور کرتا ہے تو اتنا ہی اس بات کو جان لیتا ہے کہ اللہ پاک کی کتاب ہر شے پر مشتمل ہے۔ خواہ وہ قطعی نص میں ہوں یا نص میں اس کے اشارات ہوں۔ باقی رہی علوم کے مختلف اقسام کی بات، سو کوئی باب اور مسئلہ کسی علم کا ایسا نہیں جس کی کچھ اصل قرآنِ شریف میں موجود نہ ہو قرآن مجید میں ہر بات اور ہر مسئلے پر کوئی نہ کوئی دلیل موجود ہوتی ہے اگر ہم نے اس کو نہیں پایا تو یہ ہمارے علم وفہم کا قصور ہے نہ کہ کتاب اللہ کا فتور۔

(جاری ہے)

نوٹ

محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اہل قلم حضرات، مضامین کاغذ کے ایک طرف، خوشخط اور واضح کر کے لکھیں۔

(شکریہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ